السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فضیلۃ الشیخ!اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو رمضان المبارک میں عمرہ ادا کرے اور پھر اسی سال اس کا حج کا بھی ارادہ ہو تو کیا اس کے لیے فدیہ لازم ہے؟ نیز یہ فرمائیں کہ حج کی کون سی قسم افضل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس شخص نے رمضان میں عمرہ کیا اور پھر اسی سال حج مفرد کا احرام باندھ لیا تو اس پر کوئی فدیہ نہیں کیونکہ فدیہ تو اس شخص کے لیے لازم ہے جو حج کے وقت تک عمرہ سے فائدہ اٹھائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَن تَمَتَّعَ بِالعُمرَةِ إِلَى الحَجِّ فَمَا استَيسَرَ مِنَ الهَديِ ... سورة البقرة ١٩٦

''تو جو (تم میں سے) حج کے وقت تک عمرے سے فائدہ اٹھانا چاہے تو وہ جیسی قربانی میسر ہو کرے۔''

اور جو شخص رمضان میں عمرہ کرے اور پھر حج کے مہینوں میں احرام باندھ لے تو اسے متمتع (فائدہ اٹھانے والا) نہیں کہتے بلکہ متمتع تو وہ شخص ہوتا ہے جو حج کے مہینوں یعنی شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے ابتدائی عشرہ میں عمرہ کا احرام باندھے اور پھر اسی سال حج بھی کرے یا حج اور عمرہ کو ملا دے تو اسے متمتع کہتے ہیں اور اس پر فدیہ لازم ہے۔ حج کا ارادہ کرنے والے کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ حج کے ساتھ عمرہ کرے یعنی طواف اور سعی کر کے بال کتروا دے اور حلال ہو جائے اور پھر اسی سال حج کا احرام باندھے۔ اور افضل یہ ہے کہ حج کا احرام آٹھ ذوالحج کو باندھے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حجۃ الوداع کے موقع پر اس کا حکم دیا تھا۔[1]

حج تمتع کرنے والے کے لیے لازم ہے کہ وہ حج کے لیے بھی اسی طرح طواف اور سعی کرے جس طرح اس نے عمرہ کے لیے طواف و سعی کیا تھا، اکثر اہل علم کے نزدیک عمرہ کی سعی حج کی سعی سے کفایت نہیں کرے گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کی دلالت سے یہی بات درست ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: 1218

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک: ج 2 صفحہ 280

محدث فتویٰ